



## سوال

(71) میدان جہاد اور ماں کی اجازت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے جہاد کرنے کا بہت شوق ہے، مگر ماں کی اجازت نہیں دیتی۔ کیا ماں یا باپ کی اجازت کے بغیر جہاد ہو جائے گا؟ اگر ان میں سے ایک مان جائے ایک نہ مانے تو کیا پھر بھی جہاد ہو جائے گا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر نفیر عام یعنی فرض عین نہ ہو تو جہاد بالسیف کے لئے مسلم والدین کی اجازت ضروری ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (سیدنا) جابہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جہاد کی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: تم ان (کی خدمت) میں جہاد کرو۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۲۱ ح ۳۰۰۳، صحیح مسلم: ۵/۲۵۴۹)

اس حدیث اور دیگر احادیث سے جمہور علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ اگر والدین مسلمان ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر جہاد کرنا جائز نہیں الا یہ کہ جہاد فرض عین ہو اور نفیر عام کا حکم ہو۔ دیکھئے فتح الباری (ج ۶ ص ۱۳۰، ۱۳۱)

خلاصہ یہ کہ والدین کی رضامندی ضروری ہے اس مسئلہ میں تفصیلی بحث ”الجہاد فی سبیل اللہ“ لعبداللہ بن احمد الدکتور (ج ۱ ص ۹۰-۹۲) وغیرہ میں موجود ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## ج 2 ص 211

محدث فتویٰ